70530 ـ كيا وضوء ميں سر كے كچھ حصہ كا مسح كرنا كافى ہے ؟

سوال

كيا وضوء ميں سر كى پچھلى طرف تھوڑے سے حصے كا مسح كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں كا اجماع ہے كہ وضوء ميں سر كا مسح كرنا واجب ہے، كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے ليے كھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور كہنيوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے ٹخنوں تك اپنے پاؤں دھوؤ المآئدۃ (6).

فقہاء كرام اس پر متفق ہيں كہ سارے سر كا مسح كيا جائے، ليكن اس ميں اختلاف ہے كہ مكمل سر كا مسح كرنا واجب ہے يا نہيں ؟

مالكى اور حنبلى سارے سر كا مسح كرنا واجب قرار ديتے ہيں.

اور حنفى اور شافعى كہتے ہيں كہ سر كے كچھ حصے كا مسح كرنا بھى كافى ہے.

مالكيہ اور حنابلہ نے كئى ايك دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اپنے سروں كا مسح كرو . اس ميں سارا سر شامل ہے، اور يہ آيت اور اپنے سروں كا مسح كرو بھى تيمم كى آيت:

پاكيزہ مٹى سے تيمم كرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ كا اس سے مسح كرو .

كى طرح ہى ہے، چنانچہ تيمم ميں سارے سر كا مسح كرنا واجب ہے، تو اسى طرح يہاں سر كا مسح بھى پورا كرنا ہوگا.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (21 / 125).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر کے کچھ حصے کا مسح کرنے والے کے متعلق فقہاء کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے، اگر اس نے سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تو وہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص چہرے کا کچھ حصہ نہ دھوئے، امام مالك کا یہ مسلك معروف ہے، اور ابن علیہ کا قول بھی یہی ہے وہ کہتے ہیں:

اللہ تعالی نے وضوء میں اسی طرح سر کا مسح کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح تیمم میں مٹی کے ساتھ چہرے کا مسح کرنے اور وضوء میں چہرہ دھونے کا حکم دیا ہے.

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ وضوء میں چہرے کا کچھ حصہ دھونا جائز نہیں، اور نہ ہی تیمم میں چہرے کے بعض حصے پر مسح کرنا، تو سر کا مسح بھی اسی طرح ہے " انتہی.

دیکھیں: التمہید (20 / 114).

2 ـ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل اور عمل سے استدلال کیا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو.

احناف اور شافعیہ نے بھی کئی ایك دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ فرمان باری تعالی ہے:

اور اپنے سروں کا مسح کرو .

ان کا کہنا ہے کہ یہاں باء تبعیض کے لیے ہے، گویا کہ اللہ تعالی کا فرمان اس طرح ہے: اور اپنے سر کے بعض حصے کا مسح کرو.

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں باء تبعیض کے لیے نہیں، بلکہ باء الصاق کے معنی میں ہے، اور الصاق کا معنی یہ ہے کہ جس پانی کے ساتھ سر کا مسح کیا جائے اس کا سر کے ساتھ لگنا ضروری ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی (21 / 123).

2 ـ مسلم شریف کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا

"

صحیح مسلم حدیث نمبر (247).

ان کا کہنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کا مسح کرنے پر اکتفا کیا، اور یہ سر کا اگلا حصہ ہے.

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، اور پگڑی پر مسح مکمل کیا، اور پگڑی پر مسح کرنا سر پر مسح کرنے کے قائم مقام ہے.

زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" کسی ایك حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انہوں نے سر کے کچھ حصہ پر مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو، لیکن جب اپنی پیشانی پر مسح کیا تو پگڑی پر مسح مکمل کیا " انتہی.

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 193).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہاں پیشانی پر مسح اس لیے اکتفا کر گیا کیونکہ اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پگڑی پر مسح کیا تھا، چنانچہ صرف پیشانی پر مسح کرنے پر دلالت نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 178).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ دونوں میں راجح قول یہی ہے کہ وضوء میں پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

27 وضوء میں سارے سر کا مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے سروں کا مسح کرو.

اور بخاری و مسلم کی حدیث میں عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا تو اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے "

اور ایك روایت كے الفاظ ہیں كہ:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر كے اگلے حصہ سر شروع كیا حتی كہ دونوں ہاتھ اپنی گدی تك لے گئے، پھر ہاتھ وہیں لے آئے جہاں سے شروع كیا تھا " انتہی.

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 2).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" اگر صرف اپنی پیشانی پر مسح كرے اور باقی سر پر نہ كرے تو یہ مسح كفائت نہیں كریگا، كیونكہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اپنے سروں كا مسح كرو المآئدۃ (6).

اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا كہ: اپنے سروں كے كچھ حصے كا مسح كرو. انتہی.

دیكھیں: الشرح الممتع (1 / 187).

سر كا مسح كرنے كا طریقہ سوال نمبر (45867) كے جواب میں بیان ہو چكا ہے، اس كا مطالعہ كر لیں.

واللہ اعلم .